بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین صمہ — قادیان میں ۱۲ پیسے

چہ گویم با تو گر آئی چہ دارد قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان

جلد ۷ — نمبر ۲۲

مورخہ ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ و السلام مطابق ۴ جون ۱۹۰۸ء

رسالے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ — اڈاقہ صمہ

اطلاع از جانب صدر انجمن

برادران ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ حضرت سیدی و مولائے عالی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام بتاریخ ۲۴ ماہ ربیع الآخر ۱۳۲۶ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ و السلام مطابق ۲۶ ماہ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ۱۰½ بجے صبح کے بمقام لاہور احمدیہ بلڈنگ میں اس دار فانی ۔۔۔ بیماری اسہال رحلت کر کے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون آپ کا جنازہ ۔۔۔ بذریعہ ریلوے گاڑی ۵ بجے شام کے لاہور سے بٹالہ لایا گیا ۔ اور اسٹیشن بٹالہ سے رات کے آخری حصہ میں احباب جنازہ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر قادیان لائے ۔ اور دار الامان قادیان میں بعد نماز جنازہ پانچ بجے شام کے درمیان بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود و بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی ۔ والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ۔ معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے ۔ مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب ۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ جناب نواب محمد علی خان صاحب ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ مولوی محمد علی صاحب ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ۔ خلیفہ رشید الدین صاحب و خاکسار (خواجہ کمال الدین) موت اگرچہ بالکل اچانک تھی ۔ اور اطلاع دینے کا بہت ہی کم وقت ملا ۔ تاہم انبالہ ۔ جالندھر ۔ کپورتھلہ ۔ امرتسر ۔ لاہور ۔ گوجرانوالہ ۔ وزیر آباد ۔ جموں ۔ گجرات ۔ بٹالہ ۔ گورداسپور مقامات سے معزز احباب آ گئے ۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کا جنازہ ایک کثیر جماعت نے قادیان اور لاہور میں پڑھا ۔ حضرت قبلہ حکیم الامت سلمہ کو مندرجہ بالا جماعتوں کے احباب اور دیگر کل حاضرین قادیان نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے ۔ بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا ۔ یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے ۔ کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح و المہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں ۔ چندوں کے متعلق سردست یہ لکھا جاتا ہے کہ ہر قسم کے چندے جس میں چندہ لنگر خانہ بھی شامل ہے ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام حسب معمول بھیجے جاویں ۔ بیعت کے الفاظ حسب ذیل ہیں ۔

خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی سیکرٹری انجمن احمدیہ

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ تین بار

آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود اور مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت اور احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت الاسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کوشاں رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کرونگا ۔ (۱) استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (تین بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ ترجمہ ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

وصالِ حبیب

جلد آ یار سے ساقی اب کچھ نہین ہی باقی
دے شربت تلاقی حرص و ہوا ہی ہو

تار خبر ۲۶ مئی روز منگل کو ساڑھے دس بجے دن کے مین نے مختلف شہرون کے دوستون کے نام کارڈ لکھے تھے جوکہ ناظرین پڑھ چکے ہون گے جلدی مین اس وقت جو خبر ان الفاظ مین لکھی گئی تھی۔ کہ خدا کا مسیح اپنا کام پورا کرکے اور باقی حصّہ دوسرون کیواسطے ثواب حاصل کرنے کا موقع پانے کے لئے چھوڑ کر آج اپنے خدا سے ملا" یہ کارڈ بجائے خوفناک کے طرز پر لکھے گئے تھے۔ مگر چند دوستون کے نام ان کے ساتھ تار خبر بھی بھیجی گئی تھی اس خبر اور اس کے نتائج کو کسیقدر تفصیل سے ساتھ بیان کرنے کے واسطے اس وقت یہ مضمون لکھا جاتا ہے۔

انبیاء کی وفات باقی رہنے والی ذات تو صرف اللہ تعالی کی ہے اُس کے سوائے سب فوت ہوجانیوالے ہین اور سردار انبیاء بھی فوت ہو گئے۔ موسیٰ علیہ السلام سب فوت ہو گئے یہ قدیم سے سنۃ اللہ جاری ہے اور اس زمانہ کے نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب تو جس اصلاح کیواسطے مبعوث ہوئے تھے۔ اس مین یہ بات خصوصیت کے ساتھ شامل تھی کہ سب نبی انسان ہوئے ہین اور انسان ایک دن مرتے ہین اور ایسا ہی سب نبی فوت ہو گئے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا ایک خدا ہے اسی توحید کو دنیا مین قائم کرنے کے واسطے وہ پیدا ہوئے تھے اپنے زمانۂ رسالت کا اکثر حصّہ اونہون نے اسی مین گذارا۔ آپکی آخری تقریر بھی اس پر مشتمل تھی (اور آپکی آخری تقریر ہے (جو عنقریب انشاء اللہ ماہ جون ۱۹۰۸ء میں لاہور مین پڑھی جاوے گی۔) اوس مین بھی وفات مسیح کو ثابت کیا گیا اور آپ کی توجہ اس امر مین ایسی پر زور تہی۔ کہ یورپ امریکہ مین بھی خود بخود ایک ایسی ہوا چل گئی ہے کہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہو رہے ہین۔ اور آخر مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے بھی اس بات کا ثبوت دیدیا۔ کہ خدا کا مسیح مثل تمام انبیاء کے فوت ہوجانیوالا تھا اور فوت ہوگیا۔

قبل از وقت وفات یہی کچھ حکمت الٰہی ہے۔ کہ انبیاء کے محبین اور خدام پر اون کی لیڈر کی وفات ہمیشہ ایسے وقت مین واقع ہوتی رہتی ہے جبکہ بسبب محبت کے اور بسبب بعض آیندہ ہونیوالے امور کے انتظار کے وہ کبھی اُمید نہ کرتے تھے۔ کہ اب خدا کا رسول ہمارے درمیان مین سے چلا جائیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو فرعون کے پنجے سے اس وعدے پر چھڑا کر لائے تھے کہ ان کو فلسطین کا بادشاہ بنا دین گے۔ مگر پیشتر اس کے کہ وعدے کی زمین فتح ہوتی وہ دنیا سے چل بسے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو جو حال ہوا اس کے ذکر کی ضرورت ہی نہین کہ بقول عیسائیون کے تو تین سال کے اندر ہی صلیب پر مر گئے۔ اور درحاصل اون کا بچ جانا اور باقی زندگی کا ایک قسم کی تنہائی مین گذارنا بھی وہی صورت نا امیدی کی رکھتا تھا۔ ہمارے نبی کریم خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات تو ایسی بیوقت اور اچانک سمجھی گئی تھی کہ حضرت عمرؓ تلوار لیکر کھڑے ہو گئے تھے کہ جو کہے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مر گیا ہے مین اوس کو قتل کر دونگا۔

قبل از وقت کیون سمجھی جاتی انبیاء کی وفات کے عموماً قبل از وقت سمجھا جانیکا یہ سبب ہوا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالی کے بہت سے وعدے جو اس نبی اور اوس کے متبعین کے متعلق ہوتے ہین۔ اون کی نسبت کوئی ایسی تصریح نہین ہوتی۔ کہ اون مین سے کون کون سے وعدے اوس کی زندگی مین پورے ہوجائین گے اور کون سے اوس کی وفات کے بعد لیکن عام طور پر لوگ یہی خیال کر لیتے ہین کہ یہ سب وعدے اس نبی کی زندگی مین پورے ہونیوالے ہین لہذا پیشتر اس کے کہ بہت سے وعدے پورے ہون اوس نبی کی وفات بہتون کیواسطے موجب حیرانی اور بعض کے لئے موجب تباہی ہوجاتی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کے ملکون کے فتح ہوجانے وغیرہ کے جو وعدے تھے وہ ہنوز پورے نہ ہوئے تھے کہ آپ کی وفات ہوگئی اور نیز ایک کاذب نبی مسیلمہ نام زندہ موجود تھا اس واسطے عرب ایسے سخت ابتلاء مین پڑے کہ فوراً مرتد ہوگئے حالانکہ خدا کے تمام وعدے سچے تھے لیکن اون کے پورا ہونے کا وقت ہنوز نہ آیا تھا اور آپ کی وفات کے بعد سب پورے ہوگئے۔

وفات مسیح موعودؑ قریباً ایسا ہی صدمہ خدا کے اس زمانہ کے رسول اور نبی حضرت مرزا غلام احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو اس وقت دیکھنا پڑا ہے۔ اور اگرچہ آپ کی عمر وعدہ الٰہی کے مطابق چھہتر سال تک پہنچی اور خدا تعالے کی موعودہ پیشگوئیاں پوری ہوئین اور ہزار ہا نشان ظاہر ہوچکے اور لاکھون انسان راہ ہدایت پر آچکے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور تمام باطل دینون کی بیخ کنی کرنے کے جس کام کیواسطے ہمارا مسیح آیا تھا وہ پورا کر چکا تھا۔ اور اگرچہ بہت سی پیشگوئیان جن کا آگے ذکر آئے گا۔ یہ ظاہر کرتی تہین۔ کہ اب آپکے وصال کا وقت بہت قریب ہے۔ تاہم ہم مین سے کون چاہتا تھا کہ ہمارا حبیب ہم سے جدا ہو یا کون اس جدائی کے خیال کو بھی اپنے دل مین لانا چاہتا تھا۔ وفات سے چھہ روز پہلے آپکو الہام ہوا تھا۔ کہ الرحیل ثم الرحیل والموت قریب۔ یعنی اب کوچ کا وقت آگیا۔ ہان کوچ کا وقت آگیا اور موت قریب ہے۔ باوجود ایسے صریح الہام کے کسی کا دل نہ چاہا کہ اس کے وہ معنے کرے جو بالآخر ظاہر ہو گئے۔ ایسا ہی ممکن ہے۔ کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین گذرا تھا اس وقت بھی نادان لوگ بعض پیش گوئیون کے متعلق اعتراض کرین اور جس طرح مسیلمہ کذاب کی طرح مدعی ہوکر کھڑے ہوون لیکن یاد رہے۔ کہ خدا تعالے نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ اور خدا کی تمام باتین سچی ہین۔ حکم ہمیشہ کثرت پر لگایا جاتا ہے۔ جب ہزار ہا نشان پورے ہو گئے۔ تو ایک دو اگر کسی کی سمجھ مین نہ آوین۔ تو اس سے کوئی اعتراض وارد نہین ہوسکتا۔ دیکھو۔ کونین جو ہزار ہا تجربہ سے بخار کو دور کرنے والی ثابت ہوئی ہے اگر کسی اور خارجی سبب سے کسی بیمار پر اس کا اثر ظاہر نہ ہوتا ہوا معلوم ہو تو اس سے یہ نتیجہ نکالن حماقت ہوگی۔ کہ کونین بخارون کے واسطے مفید نہین ہے۔

وفات کے متعلق پیشگوئیان آپ کی اس وقت کی وفات کے متعلق بہت سی پیشگوئیان تہین جنمین سے بعض بطور اختصار اس جگہ درج کی جاتی ہین۔

۱۔ سب سے پہلی پیشگوئی تو وہ ہے۔ جو آج سے بیس سال زائد عرصہ گذرا جب شائع ہوئی تھی اور جس کے مطابق آپنے قریباً چھہتر سال کی عمر مین وفات پائی۔

یہ شعر حضرت مسیح موعودؑ نے کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۹۰۸ء مین لکھا تھا

۲۔ لاہور جانے سے پہلے آپکو الہام ہوا تھا۔ کہ

مباش ایمن از بازیٔ روزگار

اور لاہور میں یہ الہام ہوا تھا۔ مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار

۳۔ ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا تھا۔ **ماتم کدہ**۔ اور ساتھ ہی ایک جنازہ دیکھا گیا تھا۔

۴۔ لاہور میں وفات سے چند روز پہلے الہام ہوا تھا۔

الرحیل ثم الرحیل۔ الموت قریب

یعنے کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔ اس الہام کا پہلا حصہ اخبار بدر میں حضرت کی وفات سے پہلے چھپ چکا تھا۔

۵۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا تھا۔

ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) واللہ خیر و ابقیٰ

اس کے مطابق آپ کا جنازہ ۲۷ کو یہاں قادیان میں پہونچا اور مقبرہ بہشتی میں آپکو دفن کیا گیا۔ اس الہام کے ساتھ خدا تعالےٰ کا باقی رہنے والا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔

۶۔ ۱۴۔ مارچ ۱۹۰۸ء۔ کو آپکو الہام ہوا تھا۔ کہ انہیں تم ان تموتوا۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لانے میں چنانچہ ایسے ہی اتفاق واقع ہوئے۔ کہ باوجودیکہ لاہور میں صندوق طیار کیا گیا تھا۔ اور بٹالہ تک آپکو صندوق میں رکھا گیا۔ مگر پھر صندوق سے نکالکر صرف نعش میں لپیٹا ہوا آپکو یہاں قادیان میں چارپائی پر اٹھا کر لائے۔

۷۔ اسی تاریخ کا الہام ہے۔ انت الذی طار الی روحہ [illegible] تو وہ ہے جسکی روح میری طرف اڑ آئی ہے۔

۸۔ ان کے علاوہ رسالہ الوصیت میں جو ۲۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے صاف لکھا ہے۔ کہ

<u>اب تیری اجل قریب آگئی ہے۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے</u> ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔

۹۔ پھر اس رسالہ الوصیت میں لکھا ہے "خدا نے مجھ میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ ... ... اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہو گی۔

۱۰۔ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۷ء کو آپ کو الہام ہوا تھا۔ کہ

خدا نے اُسے لیا

وقت رسید

غرض اس قسم کے بہت سے الہامات میں جنمیں سے بعض بطور نمونہ کے اس وقت لکھے گئے ہیں بحسب ضرورت آئندہ زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھے جاویں گے۔

تجہیز و تکفین و تدفین

آپکا وصال لاہور میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر ساڑھے دس بجے کے قریب ہوا تھا۔ کوئی اڑہائی بجے تک غسل دینے اور کفن پہنانے سے فراغت ہو گئی تھی تین بجے کے قریب ایک کثیر جماعت نے جنازہ پڑھا اور اس کے بعد جوق در جوق احمدی اور غیر احمدی آپ کی زیارت کیواسطے آتے رہے چار بجے کے قریب آپکا جنازہ احمدی احباب جن کی ایک کثیر جماعت تھی۔ کندھوں پر اٹھا کر ریل پر لائی جہاں کہ پہلے سے ریزرو گاڑیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور پونے چھ بجے کے قریب جو گاڑی لاہور سے روانہ ہوتی ہے اس میں جنازہ اور اہل بیت مسیح موعود اور تمام خدام جنمیں سے بعض کے نام حاشیہ[1] میں درج میں بٹالہ کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں امرتسر سے بہت سے احباب مثلاً میاں نبی بخش صاحب سوداگر اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب وغیرہ ساتھ ہوئے۔ رات کو دس بجے کے قریب بٹالہ میں اترے۔ جنازہ گاڑی میں رہا جس کے پاس خدام موجود رہے۔ صبح کے دو بجے کے قریب بہت سے دوست جنازہ کو شانہ بشانہ اٹھا کر صبح آٹھ بجے کے قریب قادیان پہونچ گئے۔ آپکا جنازہ باغ میں رکھا گیا اسی جگہ حضرت کے دفن کرنے سے پہلے بالاتفاق تمام احباب نے حضرت مولوی صاحب کو اپنا امام مانا اور آپکے ہاتھ پر بیعت کی (اس کا مفصل ذکر آگے آتا ہے) قبل نماز عصر تمام جماعت نے جنازہ پڑھا جنمیں سے بہت دوست سیالکوٹ۔ وزیرآباد اور کپورتھلہ اور دیگر مقامات سے آکر شامل ہو گئے تھے۔ جنازہ پڑھنے کے بعد حضرت مولوی صاحب نے ایک وعظ کیا جسمیں ضرورت امام اور آئندہ ضروریات پر تقریر فرمائی۔ بعد اس کے نماز عصر پڑھی گئی اور نماز کے بعد جنازہ کو باغ کے مکان میں رکھ کر تمام دوستوں کو زیارت کرائی گئی اس وقت قریب بارہ سو کے مرد و عورت جمع تھے [illegible] آپکو قبر میں رکھا گیا۔ اور خدا کے سپرد کیا گیا

دعا

اے خدا ہمارے گناہوں کو بخش ہمیں نیکی کی توفیق دے۔ یہ تیرے مسیح نے جو جماعت بنائی ہے۔ اس میں اتحاد اور یگانگت پیدا کر دے اور کو نیک اور پاکیزہ نمونے بنا اور اس کو روز افزوں ترقی عطا کر اور وہ قوت ہم میں پیدا کر جسکا ہم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اور ہم کو اپنے امام کی تعلیم پر اور اس کے جانشین کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ کہ ہم تیرے کمزور بندے ہیں اور تو قادر توانا اور رحم کرنے والا خدا ہے اور سبھی کچھ تیرے آگے آسان ہے۔ آمین۔

واقعات وفات

احباب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت و خدام آپ ایک ماہ سے لاہور میں مقیم تھے۔ اسی اثنا میں یہ تجویز ہوئی۔ کہ آپ کا لاہور میں ایک پبلک لیکچر ہو چنانچہ اس لیکچر کے لکھنے میں آپ مصروف ہو گئے اور جیسا کہ آپ کی عادت تھی ایسے دینی خدمات میں بالکل الگ بیٹھ کر بہت توجہ اور محنت کے ساتھ مصروف ہو جایا کرتے تھے۔ اس لیکچر کے لکھنے میں آپ ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ ۲۵۔ مئی پیر کے دن آپ قریباً سارا دن لیکچر کے لکھنے میں مصروف رہے۔ چنانچہ شام تک اس مضمون کو ختم کیا۔ طبیعت پہلے سے کمزور تھی اس سخت محنت کے

---

[1] سید عبد الجبار برہمی۔ پیر منظور محمد۔ اہل بیت حضرت اقدس بمعہ صاحبزادگان۔ حضرت میر ناصر نواب۔ خواجہ کمال الدین ڈاکٹر سید محمد حسین۔ محمد صادق (راقم) عطا بن عبد العزیز مغل۔ منشی فضل الرحمان بمعہ اہل بیت۔ عبد الکریم کمپازیٹر ڈاکٹر یعقوب بیگ۔ حضرت مولوی نور الدین۔ حضرت مولوی محمد احسن۔ حافظ [illegible] حکیم محمد حسین قریشی۔ بابو غلام [illegible] شیخ [illegible] میر محمد سعید۔ [illegible] سوداگر۔ ماسٹر [illegible] چودہری فتح محمد۔ بابو عبد الحی۔ ملک مبارک علی۔ عرب عبد الحی۔ چودہری ضیاء الدین۔ حافظ احمد اللہ۔ عبد الحمید ظفر اللہ۔ ولی اللہ۔ عبد الرحمن وغیرہ طالب علمان۔ غلام قادر محمد عارف۔ نقار محمد۔ سید محمود عالم۔ شیخ کریم اللہ سید حیدر شاہ۔ الہی بخش۔ مرزا خدا بخش۔ منشی عزیز دین عبد اللہ نقیب۔ مرزا عبد الغنی۔ عبد العلی۔ محمد رفیع شادی خان۔ خلیل احمد۔ مولوی عبد الستار۔ احمد نور نور محمد۔ محمد حسین کاتب بدر۔ سید گلزار حسین۔ قاضی محمد ظہور الدین۔ عبد الحی طالب علم۔ محمد صادق طالب علم مرزا محمد اسمٰعیل۔ نور احمد۔ عبد الرحمن۔ بابو محمد اشرف بی۔ اے۔ ماسٹر محمد شریف بی۔ اے۔

بہت سے دوست امرتسر اور بٹالہ سے بھی ساتھ ہو گئے۔

سبب آپ پر اسہال کا دورہ ہوا جیسا کہ پہلے بھی ہمیشہ دماغی محنت کے وقت ہوا کرتا تھا۔ مگر یہ دورہ ایسا سخت تھا کہ طبیعت برداشت نہ کر سکی اور آپ مطابق الہامات اپنے خدا سے جا ملے۔ بیماری کی کیفیت کو جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے جن کے گھر میں آپ ٹھہرے ہوئے تھے اور جن کے مکان میں وفات پائی لکھا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امامنا ومولانا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے۔ حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے کے ہو جایا کرتی تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور تھا۔ نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی اور عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آجاتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جب کہ آپ سارا دن **پیغام صلح** کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے۔ تو واپسی حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہ [illegible] پہلے مقوی معدہ استعمال فرمائے تھے [illegible] تو نہوا کر پھر [illegible] کماس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور قریباً گیارہ بجے ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور مجھے اور خلیفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کو طلب فرمایا مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے آرام آجاوے گا ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔ مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا جس سے کہ نبض بالکل بند ہو گئی اور سب مجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے۔ تو مرزا صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت دورہ اسہال کا ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوائی تجویز کریں۔ پھر ساتھ ہی فرمایا۔ کہ حقیقت میں تو دوا آسمان پر ہے۔ آپ دوا بھی کریں۔ اور دعا بھی۔ علاج شروع کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لئے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر پھر نبض واپس نہ آئی

یہاں تک کہ [illegible] حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس بیماری میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] کہتے رہے [illegible] پیارے [illegible] پیارے [illegible] میں آپ کہتے رہے اور جب [illegible] نماز کی اذان کان میں پڑی۔ تو پوچھا کہ کیا [illegible] ناطاقتی اور کمزوری کے آپ نے نماز کی نیت باندھی اور نماز ادا کی۔ یہاں تک کہ آپ اس [illegible] جس کے [illegible] حضرت ام المؤمنین [illegible] سے اس وقت [illegible] انسان حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ اچھی طرح سے کر سکتا ہے ہم سب [illegible] حضرت اقدس کی خدمت [illegible] ام المؤمنین [illegible] والا میں حاضر نہ تھیں۔ اور کبھی سجدہ میں گر جاتیں اور بار بار یہی کہتی تھیں۔ کہ اے حی وقیوم خدا۔ اے میرے پیارے خدا۔ اے قادر مطلق خدا۔ اے مردوں کے زندہ کرنے والے خدا تو ہماری مدد کر۔ اے واحد لاشریک خدا اے خدا میرے گناہوں کو بخش۔ میں گنہگار ہوں۔ اے میرے مولا۔ میری زندگی بھی ان کو دیدے۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی پاک زبان پر تھے۔ کسی قسم کی جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی۔ اور اخیر میں جب کہ انجام بہت قریب تھا آپ نے فرمایا۔ اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو اور کئی بار یہ کہا اور جب اخیر میں یٰسین پڑھی گئی اور دم نکل گیا تو اندر مستورات نے رونا شروع کیا۔ مگر آپ بالکل خاموش ہو گئیں اور ان عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے۔ جب میں نہیں روتی۔ تم کون رونے والی ہو۔ ایسا صبر و استقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو کہ ایسے ناز و نعمت میں پلی ہوئی ہو اور جس کا ایسا بادشاہ اور ناز اٹھانے والا خاوند انتقال کر جائے ایک اعجاز ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنا پورا صبر اور استقلال کا نمونہ دکھایا اور ہر طرف سے سوائے حی وقیوم کے الفاظ کے اور کوئی آواز نہ آتی تھی۔ یہ سارا نقشہ حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ کرنے کے لئے ایک انصاف پسند آدمی کے لئے کافی ہے۔ اس سے میرے اور دیگر حاضرین

کے ایمان کو از حد تقویت پہنچی۔ آخیر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم ومغفور کے درجات کو زیادہ کرے اور غم رسیدوں کے دلوں کی تسلی عطا فرمائے۔ فقط

خاکسار سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

اہل بیت کا صبر

شب درمیانی ۲۵ و ۲۶ مئی کے آخری حصہ میں آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی اور اس وقت بعض خدام کو آپ کے پاس بلایا گیا تھا جن میں یہ عاجز (محمد صادق ایڈیٹر) بھی تھا اور دس بجے تک قریباً جب تک کہ آپ نے اپنے مولا کو پا لیا یہ عاجز وہاں موجود رہا۔ اس وقت جو صبر [illegible] اہل بیت نے دکھایا۔ وہ نہیں [illegible] بالخصوص حضرت ام المؤمنین نے نہایت ہی صبر [illegible] کے سوائے آپ کے مونہہ سے کوئی کلمہ نہیں نکلا [illegible] میرے پیارے خدا تو ہم کو نہ چھوڑنا [illegible] انسان [illegible] ہے اور یہ جدائی تو ایک دن مقدر ہے لیکن خدا ہم سے راضی ہو اور وہ ہم کو نہ چھوڑے تو پھر کوئی پرواہ نہیں۔ ایسا ہی صاحبزادہ محمود احمد نے نہایت صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ آپ کے مونہہ پر یہی لفظ تھے۔ یا حی یا قیوم دیگر ممبران نے بھی نہایت صبر سے کام لیا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب باوجود اس سخت صدمہ کے نہایت استقامت اور استقلال کے ساتھ رہے اور تمام ضروری امور کا انتظام کیا۔

دیگر خدام کا صبر

ایسے سخت صدمہ کے وقت میں نہ صرف اہل بیت کو بلکہ تمام خدام کو اللہ تعالیٰ نے بڑا صبر عطا کیا۔ کوئی جزع فزع نہیں کی گئی۔ کسی کے مونہہ سے کوئی شکوہ کا یا بے صبری کا کلمہ نہ نکلا۔ ایسے مصائب کے وقت جس صبر کا نمونہ خود حضرت امام علیہ السلام دکھلایا کرتے تھے۔ وہی سب خدام نے دکھایا۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب ودیگر تمام خدام صبر واستقلال کے ساتھ خدمات کی انجام دہی میں مصروف رہے یہاں تک کہ لاہور کے مخالفین آتے تھے۔ تو حیران ہو کر واپس چلے جاتے تھے اور یقین نہ کرتے تھے۔ کہ حضرت فوت ہو گئے کیونکہ ان کو چیخیں مار کر روتا ہوا اور آہ وبکاہ میں مصروف کوئی نظر نہ آتا تھا

مسیح ناصری تو مر گیا تھا پر ہمارا مسیح قیامت تک زندہ ہے

یاد رہے کہ جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خاتم النبیین تھے اور آپ ترسیٹھ سال کی عمر پاکر خدا سے جا ملے۔ تاہم آپ قیامت تک زندہ ہیں کیونکہ آپکے فیوض اور برکات اور آپ کا دین زندہ ہے۔ وہ کبھی نہ مریگا۔ اسی طرح حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود **خاتم الاولیاء** ہیں اب کوئی شخص ولی نہیں ہوسکتا۔ مگر وہ جو آپ کا سچا متبع اور فرمانبردار ہو اور آپکے انوار سے برکت حاصل کرنے والا ہو اور قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات سے بواسطہ حضرت مسیح موعود منور ہوکر خدا تک پہونچیں گے۔ اور یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ پس حضرت مرزا صاحب مرے نہیں گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔

ہمارا مسیح فوت ہوا پر وہ ہلاک نہیں ہوا

یہ امر سمجھنے کے قابل ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی حیات جسمانی کا خاتمہ ایک بڑی بھاری کامیابی کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔ کیونکہ اس وقت چار لاکھ کے قریب آدمی آپکا مطیع ہے اور یہ بات بہت کم انبیاء کو حاصل ہوئی ہے کہ وہ اپنی عمر میں اتنی بڑی جماعت کو اپنے ماتحت دیکھ لیں۔ پھر سینکڑوں دشمن آپکے سامنے ہلاک ہوئے۔ بہت سے مباہلہ کرنیوالے نامرادی کے ساتھ خائب و خاسر ہو گئے۔ آپنے ایک بڑی کامیابی دیکھ کر وفات پائی۔ اور آپکے بعد آپ کی جماعت برقرار اور اپنی جگہ پر قائم ہے اور یہ سلسلہ خدا کے ہاتھ سے [illegible] ثابت ہوگیا ہے کیونکہ ایسے بڑے [illegible] کیوقت خدا تعالے نے [illegible] اور گرنے نہیں دیا۔

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت نے ایسا لفظ لکھا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤں گا یا کسی مخالف کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا سو آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپکے بعد آپکے قایم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا فنا نہیں ہوئے ہاں آپ فوت ہوئے اور آپ کی رفع اللہ تعالی کی طرف ہوئی جیساکہ پہلے سے پیشگوئی میں درج تھا۔ ہاں ہلاکت کی مثال آپکے مخالفین نے دکھائی جیساکہ چراغدین جمونی جو مسیح بنتا تھا۔ مگر آج کوئی اس کا نام نہیں لیتا۔ یا بابو الٰہی بخش جو موسیٰ بنتا تھا۔ مگر آج کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ اور ڈاکٹر ڈوئی جس کے ہزاروں مرید تھے اور جس کے پاس کروڑوں روپیہ تھا۔ حضرت کی پیشگوئی سے ایسا فنا ہوا کہ اوس کا نام ونشان مٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی انشاء اللہ اون مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور اون کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے گا۔

فوت ہونے کو تو دنیا میں کون ہے۔ جو فوت نہیں ہو جاتا ہمیشہ سے یہی سلسلہ چلا آتا ہے۔ جو پیدا ہوتا ہے آخر ایک دن فوت ہو جاتا ہے۔ پر مبارک ہیں وہ جن کے ذریعہ سے خدا تعالے دنیا میں ایسے سلسلے قائم کردیتا ہے کہ اون سے روحانی فیض پانے والی جماعت ہمیشہ قائم رہتی ہے وہ ہمیشہ زندہ ہیں اور کبھی نہیں مرتے یہی حال حضرت امامنا مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہے۔

خلیفۃ المسیح

چنانچہ حضرت مسیح موعود کے بعد آپ کا جانشین وہ شخص ہے جس کے جھنڈے کے نیچے خدا تعالے نے تمام جماعت کو فوراً جمع کردیا ہے اور پیشتر اس سے کہ حضرت اقدس کو دفن کیا جاتا۔ تمام جماعت نے بالاتفاق حضرت مولوی نور الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ مان لیا۔ اور آپکے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اور کرلی ہے یہ اتفاقی واقعہ نہیں ہوئی [illegible] کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی بہت لوگوں کی نظریں اس طرف [illegible] درمیان حضرت اقدس کے بعد جانشین ہونیوالا [illegible] کا ہی ہے۔ چند [illegible] کی بات ہے [illegible] صاحب نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ اگر خدا [illegible] حضرت صاحب ہمارے درمیان [illegible] تو پھر کیا ہو۔ کیونکہ مخالفین کی نظر اس بات پر ہے۔ کہ جو قوت لوگوں کو ایک لڑی میں پرونے اور ایک جگہ جمع کرنے کی حضرت مرزا صاحب میں موجود ہے آئندہ زندگی اس سلسلہ کی کسی ایسی ہی قوت والے جانشین کے پیدا ہونے پر منحصر ہے۔ تو میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کی تھی۔ کہ یہ قوت اللہ تعالے کے فضل سے حضرت مولوی نور الدین صاحب میں موجود ہے اور ان کے بعد خدا تعالے کسی اور کو دیدیگا۔ اس واسطے ظاہری نظر میں بھی یہ سلسلہ پورا استحکام رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے اسے کسی زلزلہ کا خوف نہیں۔ خواجہ صاحب نے میری بات کی تائید کی اور فرمایا۔ کہ میرا دل تو طیار ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے وقت ہی حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب نے حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوکر جو پہلا لفظ بولا وہ یہی تھا۔ کہ آپ **صدیق اکبر** ہیں۔ حضرت کا جنازہ لاتے ہوئے ریل گاڑی میں ہم سوار تھے اور میں مختلف احباب کو دیکھنے کے واسطے راہ کے اسٹیشنوں پر مختلف گاڑیوں پر بیٹھتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ سب کے قلوب اس امر کی طرف جھکے ہوئے تھے کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ہمارے امام ہوں۔ اور میر محمد سعید صاحب نے تو مجھے اپنی نوٹ بک میں ایک یادداشت دکھائی جس پر یہ الفاظ لکھے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین

ہم لوگ حضرت امیر المومنین خلیفۃ رسول رب العالمین عالی جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب ایدہ اللہ بروح منہ سے بیعت سنت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میر محمد سعید۔ حافظ احمد اللہ صاحب۔ حافظ محمد اسحٰق صاحب۔ سید عبد الحی صاحب۔ شیخ شہراتی صاحب۔ عبد الرحمن صاحب۔ مخدوم محمد اشرف صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ مرزا خدا بخش صاحب۔

خط حضرت مولوی محمد احسن صاحب

قادیان میں آکر حضرت مولانا محمد احسن صاحب نے ایک خط عربی میں حضرت مولوی صاحب موصوف کو لکھا۔ جسمیں آپکی امامت کی تابعیت کا اقرار نہایت اعلیٰ الفاظ میں ہے۔ وہ خط بعینہ ذیل میں درج ہے۔ [illegible] انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ مدیر بدر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً

حضرتنا امیر المومنین جناب حکیم الامۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعض الامور الخارجیۃ والاخلاص الذی فی سویداء قلبی حملتنی ان اشیع هذه السطور فی الجرائد الثلثۃ بدر والحکم و[illegible] العالم وهی هذه۔

یا امیر المومنین اعتقادی [illegible] الامر فی خلافۃ انک [illegible] المسیح الموعود [illegible] ومثالہ انت اخلص الجماعۃ ایماناً واشدهم یقیناً واخوفهم للہ۔ کما قال اللہ تعالے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء واعظمهم عناداً واکثرهم مناقب وارفعهم درجۃ صدّقت المسیح الموعود حین کذّبه الناس فلهذا اعتقدت انک صدیق ثانی۔ کما قال اللہ تعالے۔ والذین جاء

بالصدق وصدق به فالذی جاء بالصدق المسیح الموعود والمہدی المعہود جری اللہ فی حلل الانبیاء الذی توفاہ اللہ حتف انفہ کما الہم فی اول بعثتہ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ فالآن انت مصداق لقولہ تعالیٰ صدق بہ وخلیفتہ الصدیق فی دین اللہ وامتہ فانا بایعتک لتائید الاسلام بقدر وسعی وطاقتی بالاخلاص وصدق القلب علےٰ رغم المنافقین وکبت المکذبین ولا انتعت ولا ترددت من اول الاسر فی ہذا الامر من الحق اللہ المسیح الموعود بالرفیق الاعلےٰ وقلت لک فی ہذا الآن مکرراً انک انت صدیق وانت صدیقنا ۔ نحن تابعوک نعم ما فہمت تفسیر بعض الآیات التی تفسر بہا تلک المعانی وہذا امر نبہ والناس فیما یشتبہو ن مذاہب حررت ہذہ السطور لئلا یہم الناس ان فی قلبی خلاف ہذا التحریر کلا وحاشا انت للمومنین اباً رحیما حتی یصیروا الک عیالا ۔ حملت الثقال ما ضعفنا من حمل ومن ینقلب علےٰ عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً ویجزی اللہ الشاکرین وانا مطیع لامرک فی دین اللہ ایدک اللہ بنصرہ و نور اللہ صدرک بانوار الیقین وبنور الدین وانا ارجو من الجماعۃ ایضاً ان لا یہمز فیک منہم احد وانا اشہد ان وفات المسیح الموعود مشابہۃ بوفات الانبیاء والمرسلین الذین کانوا اولی العزم والہمۃ وان شاء اللہ تعالیٰ ساکتب رسالۃ فی ہذا الباب لیضح علے الناس ان وفاتہ من ہذا الشان کان عندہم مشابہۃ بالانبیاء وکان فی الالہام جری اللہ فی حلل الانبیاء وغیر ذلک من الالہامات الکثیرۃ فادع لی یا امیر المومنین ان یوفقنی اللہ فی ذلک التحریر ۔

حرر ہذہ السطور یوم الاربعاء سابع وعشرین من شہر مئی سنہ ۱۹۰۸ء العبد محمد احسن ۔

درخواست بیعت حضرت مولوی نورالدین صاحب

جب حضرت بیوی صاحبہ ام المومنین سے دریافت کیا گیا ۔ تو انہوں نے بھی یہی فرمایا ۔ کہ حضرت مولوی صاحب موصوف سے بڑھکر کون اس کے قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کا جانشین ہو ۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے بھی اسی پر اتفاق کیا ۔ چنانچہ جب جنازہ باغ میں رکھا ہوا تھا اور سب دوست بھی باغ میں جمع تھے ۔ تو اوس وقت احباب کے اتفاق سے عاجز راقم (محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر) نے کھڑے ہو کر مفصلہ ذیل تحریر پڑھی ۔ جو حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بطور درخواست کے تھی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین محمد المصطفیٰ وعلی المسیح الموعود خاتم الاولیاء ۔ اما بعد ۔ مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں ۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقی ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں ۔ جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے

ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور الیقین بودے

سے ظاہر ہے ۔ کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آیندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آیندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔[1]

رحمت اللہ (مالک انگلش ویرہوس لاہور) ۔ (صاحبزادہ) مرزا محمود احمد (مفتی) محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ سید محمد احسن امروہوی ۔ سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن لاہور ۔ (مولوی) محمد علی (ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز) ۔ خواجہ کمال الدین (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ ۔ خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سرجن ۔ مرزا خدابخش ۔ (شیخ) یعقوب علی (ایڈیٹر الحکم) احمد دین اپیل نویس گجرانوالہ (مولوی) ماسٹر شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ۔ (ڈاکٹر) عباد اللہ امرتسری ۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی (نواب) محمد علی خان (رئیس مالیر کوٹلہ) سید احمد نور کابلی ۔ سید حید رشاہ قصور ۔ (صاحبزادہ) بشیر احمد (حضرت میر) ناصر نواب ۔ (انہوں نے اس موقعہ پر کھڑے ہو کر اس امر کی رقت آمیز اور دردمندانہ الفاظ میں تائید کی ۔ کہ ہم میں سے اب مسیح کا جانشین بننے اور بیعت لینے کے لائق حضرت مولوی صاحب موصوف ہی ہیں) حافظ محمد اسحٰق ڈرائنگ ماسٹر لاہور ۔ عبدالعزیز ولد میاں چراغدین رئیس لاہور (ملک) مبارک علی تاجر لاہور ۔ مولوی عظیم اللہ نابھہ ۔ نبی بخش (سوداگر) لاہور ۔ سید قاضی آل محمد امروہوی ۔ مفتی فضل احمد جموں ۔ خلیفہ نورالدین جموں ۔ مولوی غلام حسن سب رجسٹرار پشاور ۔ حاجی الٰہی بخش سوداگر گجرات ۔ نورالدین چک نمبر ۲۴۳ ۔ خواجہ حبیب اللہ ساکن کشمیر حکیم محمد حسین قریشی لاہور ۔ بابو غلام محمد فورمین رکیو پریس لاہور (قاضی) محمد ظہورالدین اکمل ۔ نواب خان گجرانوالہ ۔ سید محمد اشرف بی ۔ اے (ساکن پنڈ دادنخان) مولوی رحیم بخش تلونڈی جھنگلاں سید عبدالجبار (ساکن برہما) سید مہدی حسین مہاجر ۔ تبراتی ساکن بنارس ۔ چودہری اللہ داد گجرانوالہ ۔ بابو فخرالدین چھاونی لاہور ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن بھیرہ ۔ ڈاکٹر محمد دین گجرات مستری احمد دین بھیرہ ۔ مولوی میر محمد سعید حیدرآباد دکن خلیفہ رجب الدین لاہور ۔ میاں محمد شریف بی ۔ اے مختار (لمبی فہرست میں سے یہ چند نام بطور اختصار کے لکھے گئے ہیں ۔ بیعت اول کے وقت جو باغ میں ہوئی قریباً ۱۲۰۰ آدمی تھا ۔)

پہلی تقریر حضرت مولوی صاحب

مذکورہ بالا تحریر کے پڑھا جانے کے بعد حضرت مولوی صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میرے دل کے کسی گوشہ میں کبھی اس امر کا خیال خواہش یا واہمہ نہیں تھا کہ یہ کام میرے سپرد کیا جائے ۔ میں چاہتا تھا کہ حضرت کا صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا ۔ اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا ۔ یا میر ناصر نواب صاحب جو حضرت کے واسطے جائے ادب تھے یا نواب محمد علی خان صاحب جو حضرت کی فرزندی میں داخل ہیں یا حضرت مولوی محمد احسن صاحب جنہوں نے اس قدر تصانیف تائید حضرت میں کیں یا مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے دین کے راہ میں ایسی جانفشانی کی یا سید میر حامد شاہ صاحب یا اور کوئی دوست میں ہرگز نہیں چاہتا کہ یہ بوجھ مجھ پر ڈالا جاتا کیونکہ میں اپنے میں اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا ۔ لیکن جب کہ بلا میری خواہش کے یہ بار میرے گلے میں ڈالا جاتا ہے اور دوست سب مجھے مجبور کرتے ہیں ۔ تو اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھ کر میں قبول کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور دوستوں سے دعا کی ۔ ہر طرح کی امداد کی خواہش رکھتا ہوں ۔ ممکن ہے ۔ کہ بعض باتیں جو میں منواتا ہوں ۔ وہ کسی کی مرضی کے برخلاف ہوں ۔ پس اگر تم طیار ہو ۔ کہ میرا کہنا ہر امر میں مانو تو میں اسے منظور کرتا ہوں ۔ تم پھر بھی سوچ لو ۔ اور جن کے نام میں نے

[1] اس تحریر پر بہت دستخط اسی وقت ہوگئے تھے اور بعض بعد میں ہوئے اون میں سے چند ایک نام بطور نمونہ اس جگہ ثبت کئے گئے ہیں ۔

سے لئے میں ادن میں سے کسی کو اپنا امیر بنالو۔

یہ تقریر (جو انشاء اللہ بالاستیعاب اسی صفحہ اخبار کالم ۲ سے شروع ہوتی ہے) نہایت ہی رقت آمیز تھی اسپر سب نے بالاتفاق کہا کہ ہم آپکے احکام مانیں گے آپ ہمارے امیر ہیں اور ہمارے مسیحؑ کے جانشین ہیں۔

چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے بعد بیعت لی اور بیعت اول میں قریب ۱۲۰۰ کے آدمی شامل ہوئے۔

عورتوں کی بیعت

مردوں کی طرح عورتوں نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت شروع کردی ہے اور سب سے اول بیعت کنندہ حضرت ام المومنین بیوی صاحبہ تھیں۔

مرزا سلطان احمد صاحب

حضرت کے بڑے لڑکے مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی جنازہ پر پہونچگئے تھے اور نماز جنازہ میں اور تدفین میں شامل ہوئے اور بعد اس کے کہ وہ حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہ ادب تمام سلام کرکے عرض کی کہ میری بعض ذاتی غلطیاں تھیں جنکی وجہ سے میں پیچھے رہا ورنہ میں نے کبھی حضرت کی مخالفت نہیں کی تھی۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ بعض نادان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ میں جایئداد وغیرہ کے متعلق نعوذ باللہ کوئی جھگڑا کرنا چاہتا ہوں۔ سو یہ بالکل غلط ہے۔ میں کوئی ایسا ارادہ کبھی نہیں کرتا۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے واسطے دعا فرماویں۔ کہ میری کمزوریوں کو اللہ تعالے دور فرماوے۔

اللہ تعالے مرزا صاحب موصوف کو اس سعادت کے عوض بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین۔

گورنمنٹ برطانیہ پر مسیح موعودؑ کا دائمی احسان

گورنمنٹ برطانیہ کو مسلمانوں کی طرف سے ہمیشہ [illegible] مسلمان غیر مسلم کے ساتھ جہاد کرنا جائز سمجھتے [illegible] ایسے مہدی [illegible] کے انتظار میں [illegible] تمام [illegible] سلطنتوں کو تلوار کے زور سے ہلاک کریگا۔ حضرت مرزا صاحب نے [illegible] لاکھ مسلمانوں کے دلوں [illegible] مسلمانوں کے دلوں سے جو آئندہ [illegible] داخل ہوں گے اس اعتقاد کو دور کرکے گورنمنٹ [illegible] بڑا بھاری احسان کیا ہے جس سے آنا تھا وہ آچکا بلکہ دنیا سے گذر بھی گیا۔ اس کی زندگی میں تو بعض نادان تشکک کو یہ جگہ دیتے تھے کہ مہدی کا دعوی کیا ہے شاید کبھی تلوار اٹھائیں مگر جس صلحکاری سے اُنکی زندگی کا خاتمہ ہوا ہے اور [illegible] گورنمنٹ کو مسلمانوں کی [illegible]

ہمارے سید و مولی حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کی

آخری تقریر

جو ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء عصر کو فرمائی۔

وفات مسیح

میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر وحی و الہام نہ بھی ہوتا تو بھی میرا ضمیر قبول نہیں کرتا۔ کہ حضرت عیسی زندہ ہیں۔ تم خود غور کرکے دیکھ لو کہ دو ایسی سخت مخالف قوموں کا (جو ایک دوسرے کی سخت دشمن اور خون کی پیاسی ہیں۔) اتفاق کسی ایک امر پر بے معنے نہیں ہوسکتا۔ دیکھو یہودی اور عیسائی دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح صلیب پر دیا گیا پس صلیبی واقعہ کا ہم کیونکر انکار کرسکتے ہیں۔ تواتر سے جو بات ثابت ہو اوس کو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ پھر خدا کو ایسی کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ ایک شخص کو دنیا پر معمولی لوگوں سے بچانے کے لئے آسمان پر چڑھالے جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہجرت پڑی۔ تو اونہیں غار میں پناہ دی مگر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ عیسے میں کیا خصوصیت تھی۔ جو اوسے آسمان پر چڑھالیا گیا۔ جو شخص ایسا خلاف سنۃ اللہ دعوی کرتا ہے۔ بار ثبوت اوسی کے ذمہ ہے ہم تو قرآن شریف یہی پڑھتے ہیں۔ کہ عیسی فوت ہوچکا توفی کے معنے مع جسم عنصری اوٹھایا جانا کہیں بھی نہیں پائے جاتے۔ میں نے تلاش کرکے دیکھا ۳۰۰ مرتبہ صحاح ستہ میں توفی کا لفظ آیا۔ مگر سب میں اس کے معنے موت کے ہیں۔ پس خدا جانے کہ ان علماء کو کیا ہوگیا کہ عیسی علیہ السلام کے ساتھ موت کا لفظ نہیں [illegible] کوئی طالب ہو تو اوس کے لئے یہی کافی ہے جو شخص عقل و فہم سے کام لیتا ہے ہمیں اوس کو دیکھتے ہی سعادت کی [illegible] پس ہم بات کو بڑھا کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اچھی طرح سن لو جس بات پر مجھے حق نے قائم کیا ہے اور اپنی متواتر وحی سے اطلاع دی ہے وہ یہی ہے جو میں نے بیان کیا۔ عیسی کی حیات کا عقیدہ ایسا گندہ ہے کہ اس سے لاکھ مسلمان مرتد ہوچکا ابھی ہمارے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔

عیسائیوں نے خدا کے بیٹے ہونے کی ایک دلیل پیش کی کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔ اللہ تعالے نے فوراً اس کی تردید کی کہ ان مثل عیسے عند اللہ کمثل آدم۔ پس ایسا ہی زندہ آسمان پر موجود رہنے کو عیسائی دلیل ابن اللہ ہونے کی قرار دیتے ہیں۔ اس کی مثال کیوں نہ بیان کی تا عیسی کسی بات میں وحدہ لاشریک نہ ٹھہرے۔

تم عیسے کو مرنے دو۔ کہ اس میں اسلام کی حیات ہے ایسا ہی عیسی موسوی کی بجائے عیسی محمدی آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اگر اسلام میں وحی و الہام کا سلسلہ نہیں۔ تو اسلام مرگیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

بعد کلمہ شہادت و استعاذہ آپنے آیت

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یعظون [illegible] تک پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا۔

سنۃ الہی متعلق وفات انبیاء

میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں۔ جو ابدی اور ازلی ہمارا خدا ہے۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس کا ایک کام ہوتا ہے جو کرتا ہے۔ جب کر چکتا ہے۔ خدا تعالے اوس کو بلالیتا ہے۔ حضرت موسی کی نسبت یہ بات مشہور ہے کہ وہ ابھی بلاد شام میں نہیں پہونچے تھے۔ کہ رستہ ہی میں فوت ہوگئے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسری کی کنجیوں کا ذکر فرمایا۔ کہ مجھے دی گئیں ہیں مگر آپنے وہ کنجیاں (چابیاں) نہ دیکھیں کہ چلے گئے ایسی باتوں میں اللہ تعالے کے مخفی اسرار ہوتے ہیں۔ یہاں بھی بہت سے لوگ تعجب کرینگے کہ کئی پیشگوئیاں کی تھیں وہ ابھی پوری نہیں ہوئیں

پیشگوئیاں کس طرح پوری ہوا کرتی ہیں

میرے خیال میں یہ اللہ کی سنت ہے۔ کہ وہ بتدریج کام کرتا ہے اور پھر جسے مخاطب کرتا ہے کبھی اس سے مراد اس کا مثیل ہی ہوتا ہے۔ پہلے پارہ میں فرمایا۔ کہ تم نے موسے سے پانی مانگا اور ایسا ہی اور جگہ فرمایا۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخاطب وہ لوگ نہ تھے۔ پس خدا کی باتیں رنگ برنگ شکلوں میں پوری ہوتی ہیں۔ اسی طرح اللہ کی یہ بھی سنت ہے۔ کہ بعض مواعید الٰہ[illegible]

براداران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ اس وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وصیت کا پڑھنا اور سنانا سب دوستوں کیواسطے نہایت ضروری ہے اسلئے اسی اخبار کے ساتھ رسالہ الوصیۃ کو بھی نقل کرکے بھیجا جاتا ہے تمام دوست خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی جمع کرکے سنائیں - ایڈیٹر

الوصیّت

مطبوعہ جنوری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امّا بعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا ہے اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔ سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی اور بعد میں اردو کی وحی درج کی جائیگی۔ قرب اجلک المقدّر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قلّ میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ تموت وانا راض منک۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات۔ قرب ما توعدون۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ یعنی تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراضات کو دور اور رفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں ان میں سے کچھ تجھے دکھلا دیں یا تجھے وفات دیدیں۔ تو اس حالت میں مرے گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ باقی رکھیں گے۔ جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے۔ اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تیرے متعلق ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں۔ اس فقرہ کے دو معنی ہیں (۱) اوّل یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہیگا (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اٹھا لیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دیئے جائیں گے۔ تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراضات بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کریگا۔ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کریں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں۔ اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔[1] میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔

خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظاہر ہو جائینگی اور کچھ میرے بعد ظاہر ہوں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔[2] اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال

---

[1] اگر دنیا کی آنکھ کھلتی تو وہ دیکھتے کہ صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چہارم حصہ کے قریب اب تک چودھویں صدی بھی گذر گئی اور احادیث کے مطابق عین میرے دعوے کے وقت رمضان کے مہینہ میں خسوف کسوف بھی ہوا اور [illegible] طاعون بھی ملک میں ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے [illegible] مگر افسوس ان بدبختوں نے دنیا سے پیار کیا اور انہوں نے مجھ کو قبول نہ کیا۔ منہ

[2] خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ

کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جاویں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جاویں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائیگی۔ اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔* خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جاوے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کریگا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچہ کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائینگے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کریگا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور

---

* نوٹ: ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا

بقیہ حاشیہ کالم اول: مجاز ہوگا اور چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ ۱۲

(حاشیہ پر قلمی تحریر:) حضرت پیر ... بیعت کرنے والوں سب کو خط لکھے جاویں عام اطلاع ہو کر ... حضرت خلیفہ صاحب جس قدر جلد ممکن ہو کے واسطے حاضر قادیان۔ خ محمد صادق

تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہوجائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کروگے اور تعلق کو نہیں توڑوگے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہوجاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائیگی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے اور کوئی بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی وہ اپنی طاقتوں اور قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا ہے اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اسلئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھکر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے؎ اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہ تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی۔ اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ

؎ باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ

اطلاع
بنام حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر
درخواستیں بیعت کی روز آتی ہیں اور
اس واسطے درخواست کنندوں کو
درخواستیں منظور ہوتی ہیں مگر
چاہیئے کہ دونوں کو ... سب لوگ ملاقات
یہاں آویں۔
... احمد
عفی اللہ عنہ